میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا

الہام حضرت مسیح موعود ؑ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صفر ۱۳۹۰
شہادت ۱۳۴۹
اپریل ۱۹۷۰

ایڈیٹر
نسیم سیفی

محترم مولانا محمد یعقوب خان صاحب سابق ایڈیٹر لائیٹ (لاہور) جنہوں نے حال ہی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کی ہے جلسہ سالانہ کے موقع پر سٹیج پر بیٹھے ہیں۔ حضور ان سے گفتگو فرما رہے ہیں۔

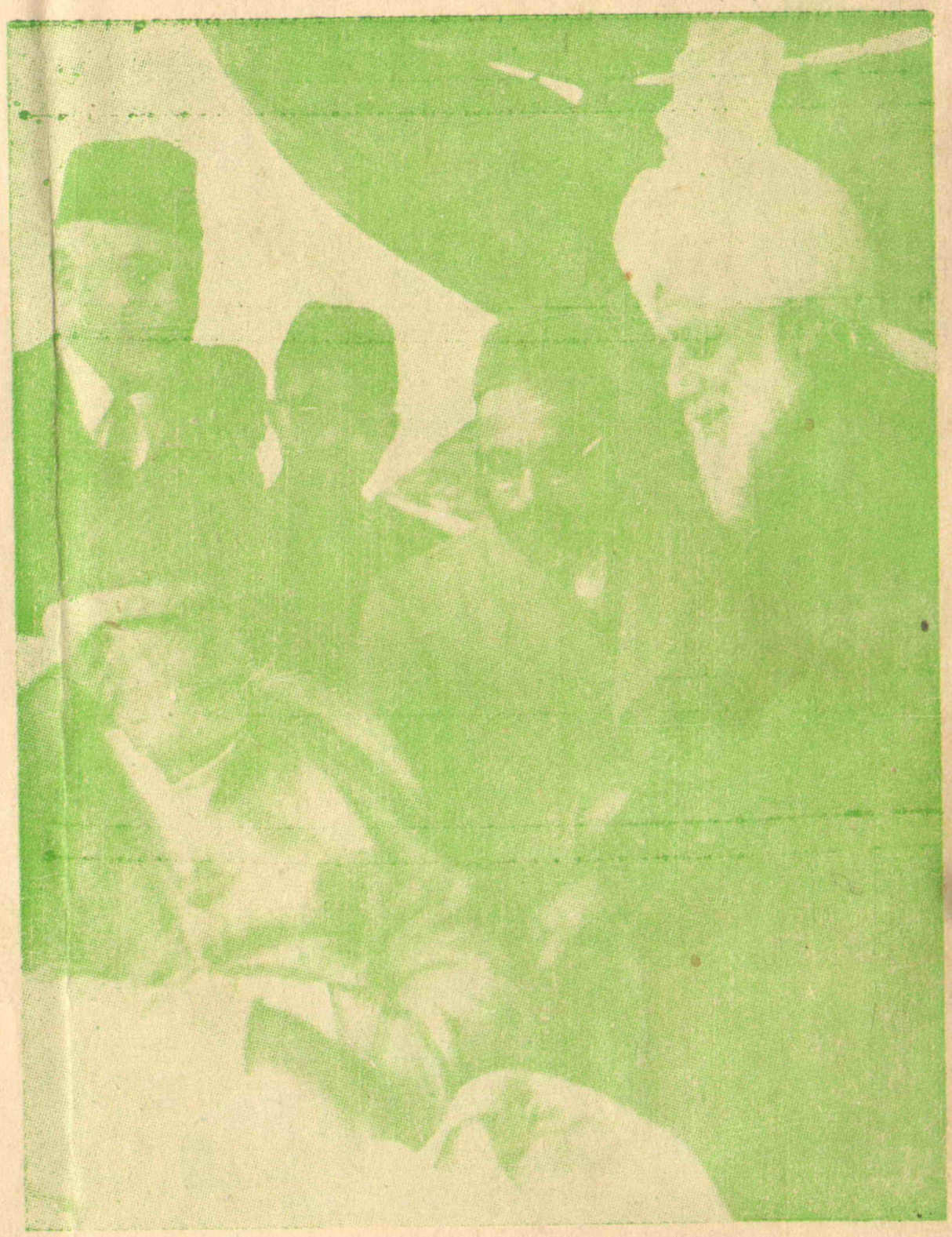

Maulana Mohammad Yaqub Khan, previously Editor of the Light (Weekly), Lahore who recently joined the Ahmadiyya Jamaat with its Head-quarters at Rabwah is seen at the stage of the Annual Jalsa. Hazrat Khalifatul Masih is conversing with him.

پاکستان میں ماریشس کے ہائی کمشنر مسٹر امین کاسن علی صاحب کو اسلامی کتب کا تحفہ پیش کیا گیا۔ ماریشس کے وزیر تعلیم کی صدارت میں ایک جلسہ کے دوران آپ وہ کتب دوستوں کو دکھا رہے ہیں۔

Mr. Ameen Kasenally, the High Commissioner for Mauritius in Pakistan, is showing the books presented to him by the Ahmadiyya Mission. The Minister for Education, Mauritius is in the chair.

اپنے لاڈلے کے درخشاں مستقبل کے لئے...

بچپن کی اپنائی ہوئی عادتیں ہمیشہ کے لئے نقش ہو جاتی ہیں۔
اس لئے ہمیشہ اپنے بچے کو ایسے سبق دیجئے جو آئندہ اس کے لئے ترقی اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کامیابی کا باعث بنیں۔
بہتر مستقبل کے لئے اپنے بچے کا سیونگز اکاؤنٹ UBL میں
کھلوایئے اور بچت کا سنہری سبق دیجئے۔

پاکستان میں ۵۰۰ سے زائد شاخیں۔ بیرونی شاخیں:۔ لندن، برمنگھم، شیفیلڈ، بریڈفورڈ، بحرین، العین، ابوظہبی اور دبئی۔
لبنان اور سوئٹزرلینڈ میں ذیلی ادارے۔ کراچی، ڈھاکہ اور راولپنڈی میں کمپیوٹر بیورو۔ لاہور اور چٹاگانگ میں سٹاریات کے مخصوص مراکز۔
دی یونین بینک لمیٹڈ — یونائیٹڈ بینک کا ایک ذیلی ادارہ۔

یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ

UBL

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا (الہام حضرت مسیح موعود)

ماہنامہ

تحریک جدید

ربوہ

شہادت ہے ۱۳۴۹ھ

اپریل ۱۹۷۰ء

ایڈیٹر

نسیم سیفی

چندہ سالانہ: ۲ روپے فی پرچہ: ۲۰ پیسے

۱۔ خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر فرمایا کریں

۲۔ پرچہ نہ ملنے کی اطلاع ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک بھجوانے سے پرچہ دوبارہ بھیجا جا سکتا ہے۔

۳۔ چندہ اپنی جماعت میں دیگر چندوں کے ساتھ ادا کیا جا سکتا ہے البتہ ہمیں اطلاع ضرور دیں کہ ادائیگی کر دی گئی ہے۔

۴۔ جملہ خط و کتابت بنام مینیجنگ ایڈیٹر ہونی چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترتیب!

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا دورۂ مغربی افریقہ	اداریہ	۲
انڈونیشیا میں پادریوں کی مساعی		۵
تنزانیہ اور تعدد ازدواج		۷
اسلامی زاہدانہ زندگی		۱۰
سایۂ دیوار	(نظم)	۱۳
واردات قلبی	(نظم)	۱۴
ابادان یونیورسٹی نائیجیریا		۱۵
سیرالیون میں احمدیہ سکولوں کی خصوصیات		۱۸
کاروانِ اسلام		۲۰
اشتہارات		

پبلشر عبداللطیف خان

مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقام اشاعت دفتر ماہنامہ تحریک جدید، دفتر تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت ہر ماہ کی پانچ تاریخ۔ نگران: ہدایت احمد خوشنویس ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۶ | ماہنامہ تحریک جدید ربوہ | شمارہ ۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شہادت ۱۳۴۹ھ ش

اپریل ۱۹۷۰ء

اداریہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا دورہ مغربی افریقہ

جس وقت ہمارا یہ الیوشع قارئین کرام کی خدمت میں پہنچے گا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مغربی افریقہ کے دورے کے لئے ربوہ سے روانہ ہو چکے ہوں گے اور جماعت کے لاکھوں افراد اور ہزاروں کی تعداد میں ایسے دوست جو جماعت میں تو شامل نہیں لیکن احمدیہ جماعت کی تبلیغی و تربیتی مساعی کو بنظر استحسان دیکھتے ہیں، حضور ایدہ اللہ کے دورے کی کامیابی کے لئے دست بدعا ہوں گے کہ بارالٰہا اس دورے کو اسلام کی بے نظیر ترقی کا باعث بنائیو۔ مغربی افریقہ کہ پادریوں کی مساعی کا گڑھ بن چکا ہے وہاں حضور کے قدم رنجہ فرمانے کے نتیجہ میں اسلام کے غلبہ کے آثار کو نمایاں سے نمایاں تر اور مبلد سے مبلد تر رونما ہونے کے لئے سازگار حالات مہیا فرمائیو اور ادیانِ باطلہ کے دجل و فریب کاری کے قلع قمع کے لئے اپنے پاس سے اپنے جمال اور جلال کے نشانات عطا فرمائیو۔ اس دورے کے ایام میں (جیسا کہ ہمیشہ ہی) حضور ایدہ اللہ کے ہر قول اور فعل بلکہ ہر خیال کو بھی مسلمانان عالم کے حق میں اکسیر کا حکم عطا کیجیو اور ان کی زندگی کے ہر شعبہ کی بہبود کا سامان کیجیو۔

بولا تو احمدیہ جماعت کو اللہ تعالیٰ نے کھڑا ہی اس لئے کیا ہے کہ ساری دنیا میں ادیان باطلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے مقابلہ کرے اور اسلام کی برتری نہ صرف قول سے بلکہ فعل سے بھی ثابت کر کے گم کردہ راہ لوگوں کو آستانۂ الوہیت پر واپس لے آئے۔ اور جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک واجب الاطاعت امام کی رہنمائی میں یہ کام احسن طریق پر سرانجام دے رہی ہے لیکن مغربی افریقہ کو تبلیغ اسلام میں ایک ایسی اہمیت حاصل ہے جو دنیا کے کسی اور خطہ کو حاصل نہیں اور وہ یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث مروی ہے کہ حبشہ سے ایک شخص اٹھے گا جو عرب پر حملہ کرے گا اور مکہ مکرمہ کو تباہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "جب میں نے یہ حدیث پڑھی اس وقت میرے دل میں یہ تحریک پیدا ہوئی کہ اس علاقے کو مسلمان بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ یہ انذاری خبر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹل جائے اور مکہ مکرمہ پر حملہ کا کوئی خطرہ باقی نہ رہے ... ..."

"اس بناء پر افریقہ میں احمدیہ مشن قائم کئے گئے ہیں۔ بے شک خدا تعالیٰ نے بعد میں اور بھی ایسے سامان پیدا کر دیئے جن سے افریقہ میں تبلیغ اسلام کا کام زیادہ سے زیادہ مستحکم ہوتا گیا مگر اصل بنیاد افریقہ کی تبلیغ کی یہی حدیث تھی"

اس حدیث کے مطابق اسلام اور مرکز اسلام کو افریقہ سے زیادہ کسی اور خطہ سے خطرہ نہیں۔ دوسرے الفاظ میں افریقہ کو مسلمان بنا لینے اور وہاں ادیان باطلہ کا قلع قمع کرنے میں ہی اسلام کی حفاظت کے سامان پائے جاتے ہیں اگرچہ اب افریقہ کے دوسرے علاقوں میں بھی احمدیہ جماعتیں تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں لیکن سب سے پہلے حضرت مصلح موعود نے مغربی افریقہ ہی کی طرف توجہ فرمائی اور حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہاں اپنا نمائندہ مقرر فرمایا اس وقت سے لے کر اب تک مغربی افریقہ کی زندگی کے ہر پہلو میں ایک نہایت نمایاں انقلاب رونما ہو چکا ہے اور اگرچہ ظاہر بین نگاہ سیاسی انقلاب کو زیادہ اہمیت دینا پسند کرے گی۔ لیکن حقیقت یہ ہے اور اہل بصیرت اس سے انکار نہیں کر سکتے کہ مذہبی انقلاب وسیع تر اور زیادہ دور رس نتائج کا حامل ہے عیسائی مشن جو آج سے کچھ عرصہ قبل اپنے زعم میں سارے افریقہ کو حلقہ بگوش عیسائیت کرنے کی طرف سرعت سے رواں دواں تھے اور جو ببانگ دہل اس بات کا اعلان کر رہے تھے کہ اسلام چند روزہ ہے اور عنقریب افریقہ کے کسی حصہ میں اس کا نام و نشان نہ ملے گا اب اپنی پسپائی کا رونا رو رہے ہیں۔ انہیں اب یہ فکر نہیں کہ وہ سارے افریقہ کو عیسائی بنا سکیں گے یا نہیں بلکہ فکر ہے تو یہ کہ مستقبل قریب میں افریقہ میں کوئی عیسائیت کا نام لیوا مل بھی سکے گا یا نہیں۔ نائیجیریا کے اخبار ڈیلی ٹائمز نے ۲۳ فروری ۱۹۵۵ء کو اپنے قارئین کو یہ اطلاع دی تھی کہ لیگوس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے بشپ نے اپنے حلقہ کے عیسائیوں کو تنبیہ کی ہے کہ اسلام عیسائیت کی جگہ لے رہا ہے اور اس سرعت کے ساتھ ترقی کر رہا ہے کہ عیسائیت کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے لیتھولک ہیرلڈ (لیگوس) نے ۱۳ مئی ۱۹۵۵ء کو اپنے اداریہ میں کہا تھا کہ نائیجیریا میں عیسائیت ایک عرصہ تک تبلیغ کرنے کے باوجود جڑ نہیں پکڑ سکی اور اسی اخبار نے ۲۷ مئی ۱۹۵۵ء کو لکھا تھا کہ عیسائیت اپنی بقا کی سب سے بڑی جنگ لڑ رہی ہے۔ ۲۱ مئی ۱۹۵۷ء کو ویسٹ افریقن پائلاٹ نے لکھا تھا کہ عیسائیت خطرہ میں ہے۔ الگلستان کے اخبار دی ٹائمز (ویسٹ افریکا لونیز ریویو) نے ۱۹۵۷ء میں اپنے آخری سرماہی کے پرچہ میں لکھا تھا کہ اسلام کا اب حقیقی معنوں میں مقابلہ نہیں کیا جا رہا۔ اور اس بات کا بہت زیادہ امکان ہے کہ جو مضبوط عیسائی جماعتیں نا حال موجود ہیں وہ عنقریب اسلام کے سمندر میں غرق ہو جائیں بلکہ مغربی افریقہ میں بشپوں کی ایک کانفرنس میں یہاں تک کہا گیا کہ آئندہ چند سالوں میں یہ فیصلہ ہو جائے گا کہ یہ براعظم عیسائیت قبول کرے گا یا اسلام۔ حقیقت یہ ہے کہ عیسائی پادری اب روز بروز شدت کے ساتھ محسوس کرنے لگے ہیں کہ اسلام آگے نکل رہا ہے اور عیسائیت پسپائی کے دور سے گزر رہی ہے۔

خدا کرے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا یہ دورہ ادیان باطلہ کے تابوت میں آخری کیل گاڑنے والی بات ہو اور اس کے بعد اسلام کو ایسی نمایاں ترقیات حاصل ہونے لگیں اور مسلمان زندگی کے ہر شعبہ میں ایسی سرعت کے ساتھ ترقی کرنے لگیں کہ یہ بات اظہر من الشمس ہو جائے کہ حبشہ میں جس شخص (اس سے مراد قوم بھی ہو سکتی ہے) نے عرب پر حملہ کر کے مکہ کو تباہ کرنے کی کوشش کرنی تھی اس کا سر کچلا گیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا "یہ کہنا کہ ابھی کامل طور پر اس کام کے آثار ظاہر نہیں ہوئے اور نتائج کے لحاظ سے ابھی اس کا دائرہ بہت محدود ہے ایک نادانی کا خیال ہے انبیاء اور مرسلین کا کام صرف بیج بونا ہوتا ہے جو بعد میں اگتا اور بڑھتا اور پھولتا اور پھلتا ہے۔" (تبلیغ رسالت) نیز حضور فرماتے ہیں:۔

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا۔ جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے" (فتح اسلام) اسی طرح حضور فرماتے ہیں "یقیناً یاد رکھو کہ یہ سلسلہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے اگر یہ سلسلہ قائم نہ ہوتا تو دنیا میں نصرانیت پھیل جاتی۔" (الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۲ء)

اللہ تعالیٰ نے سلسلہ قائم فرما دیا ہے اب انشاء اللہ نصرانیت نہ صرف یہ کہ پھیلے گی نہیں بلکہ سکڑتی ہی چلی جائے گی۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ آمین۔

○

انڈونیشیا میں پادریوں کی مساعی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم جناب حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ انڈونیشیا)

ادارہ محترم حافظ قدرت اللہ صاحب کا ممنون ہے کہ وہ اپنے ہلکے پھلکے خطوط کے ذریعہ قارئین کے لئے نہایت اہم اور دلچسپ معلومات مہیا فرماتے ہیں، مقابلہ کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ مدمقابل کی طاقت اور اس کی مساعی کا علم حاصل کیا جائے اس وقت اسلام اور عیسائیت کا مقابلہ زوروں پر ہے مکرم حافظ صاحب کے خط میں عیسائیوں کی طاقت اور ان کی مساعی کی ایک ہلکی سی جھلک ملتی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم صحیح معنوں میں اسلام کا پیغام پہنچا سکیں اور اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں میں برکت ڈالتے ہوئے اس کے بہترین نتائج مرتب فرمائے آمین (ایڈیٹر)

یہ عریضہ میں اپنے ایک گزشتہ خط کے "تتمہ" کے طور پر تحریر خدمت کر رہا ہوں جس میں خاکسار نے قبل ازیں ایک امر کے متعلق صرف اشارہ ہی کیا تھا کہ انڈونیشیا کے ۱۹۶۵ء کے انقلاب نے کچھ ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ ہزارہا لوگوں کو اپنے بچاؤ کے لئے عیسائی مذہب یا عیسائی تنظیم کی پناہ لینی پڑی۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے مگر اس کا اظہار اس لئے ضروری ہے کہ تا مسلمان اپنی خواب غفلت سے بیدار ہو اور دیکھے کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے — دشمن اس کا گھر لوٹ رہا ہے۔

میں نے جب پہلا خط آپ کی خدمت میں لکھا تو اس وقت کوئی یقینی بنیاد اس کے لئے نہ تھی کہ ۱۹۶۵ء کے واقعہ کے بعد عیسائیوں کی تعداد میں یہاں واقعی طور پر کس قدر اضافہ ہوا ہے اس لئے میں نے اپنے خط کو سکولوں کالجوں اور ہسپتالوں وغیرہ کے پھیلاؤ تک ہی محدود رکھا۔ اور جہاں تک عیسائیوں کی تعداد کے اضافہ کا سوال تھا اس کے متعلق عمومی تاثر دے دیا کہ ۱۹۶۵ء کے انقلاب کے بعد عیسائیت سے وابستہ ہونے والوں کی تعداد "ہزارہا" کے قریب ہے مگر اب حال ہی میں اس بارہ میں جو اعداد و شمار شائع ہوئے ہیں وہ ہم سب کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہیں اور یقیناً ایک لمحہ فکریہ پیدا کرتے ہیں یہ معلومات جاکرتہ کے ایک روزنامہ OPERASI کی ۱۰ فروری ۷۰ء کی اشاعت میں ہیں اور اس کا ماخذ انڈونیشین گورنمنٹ کا قائم کردہ معلوماتی ادارہ BIRO RUHANI ہے یہ اخبار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہایت موٹے حروف کے ساتھ چھ کالم کی سرخی جماتے ہوئے اور پہلے صفحہ کی ہیڈ لائن بناتے ہوئے رقمطراز ہے :-

"گذشتہ تین سالوں میں ایک ہزار آٹھ سو اکتیس نئے گرجوں کی تعمیر"

پھر تین کالم کی دوسری سرخی میں لکھتا ہے :-

"پانچ لاکھ افراد نے عیسائیت کو قبول کر لیا"

اس کے بعد اخبار مذکور نے خبر کی تفصیل یوں دی ہے کہ صرف گزشتہ تین سالوں میں یعنی ۶۵ء سے ۶۸ء تک انڈونیشیا میں ۱۸۳۱ نئے گرجے تعمیر ہوئے ہیں۔ جن میں سے ۱۶۸۱ عام عیسائیوں سے تعلق رکھتے ہیں اور ۱۵۰ کیتھولکس سے۔ اور اگر عیسائی ہونے والوں کی تعداد کو دیکھا جائے تو ۳،۷۷،۰۰۰ افراد عمومی رنگ کے عیسائی ہوئے ہیں اور ۱،۵۱،۰۰۰ کی تعداد ایسی ہے جس نے کیتھولک چرچ کے ساتھ وابستگی اختیار کی ہے اس اضافہ کے نتیجہ میں تین سال قبل (یعنی ۶۵ء میں) انڈونیشیا میں عام عیسائیوں کی تعداد جو ۲۹،۰۰۰،۵۳ تھی، وہ ۶۸ء میں ۲۶،۰۰۰،۵۷ ہوگئی اور کیتھولک افراد کی تعداد جو ۶۵ء میں ۲۱،۲۹،۰۰۰ تھی وہ ۶۸ء میں ۲۲،۹۰،۰۰۰ ہوگئی۔ گویا ۶۸ء میں عیسائیوں کی کل تعداد انڈونیشیا میں اسّی لاکھ سے تجاوز کر کے اسّی لاکھ سولہ ہزار تک جا پہنچی۔

اخبار مذکور نے انڈونیشیا میں مذہبی عبادتگاہوں کی تفصیل بھی دی ہے چنانچہ لکھا ہے کہ انڈونیشیا میں ۶۸ء تک حاصل ہونے والی معلومات کی رُو سے تمام عیسائی عبادتگاہوں اور گرجوں کی تعداد کیتھولکس اور غیر کیتھولکس کو ملا کر ۱۷،۶۸۶ تک جا پہنچی ہے۔ ... ..."

ان اعداد و شمار سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ انڈونیشیا ایسے ملک میں کس قدر زور و شور کے ساتھ عیسائیت کی تبلیغ کھلے بندوں شروع ہے اور اس بہاؤ کو رد کرنے کے لئے کس قدر مضبوط اسلامی مشن اور اسلامی تبلیغی محاذ کی ضرورت ہے۔

انڈونیشیا کا مغربی ایریان (سابق نیوگنی) کا علاقہ جس کے حالات ابھی تک بھی عام دُنیا کی نظروں سے بہت حد تک اوجھل ہیں۔ وہاں عیسائی مشن اس قدر تیزی کے ساتھ عیسائیت کو پھیلا رہے ہیں کہ جس کی نظیر کسی اور جگہ شاذ کم ہی ہے — ان علاقوں میں رہائشی حالات بہت مشکل ہیں زندگی کی سہولتیں میسّر نہیں راستے دشوار گذار ہیں۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچنا آسان نہیں آب و ہوا بھی صحت کے لئے مضر ہے مگر اس کے باوجود عیسائی مشن وسیع پیمانہ پر وہاں برسرِ پیکار ہیں اور پانی کی طرح روپیہ خرچ کر کے وہاں کی مشکلات پر غالب آ رہے ہیں ذرائع آمد و رفت کے لحاظ سے انہوں نے وہاں اس حد تک سہولت حاصل کر لی ہے کہ بعض دفعہ حکومت بھی اپنے فرائض کی انجام دہی کے لئے اِن ذرائع کی محتاج ہو جاتی ہے۔

پھر انڈونیشیا کے حالات پر اگر عمومی نظر ڈالی جائے تو یہاں کے حالات کچھ ایسے ہیں کہ چینی نسل کے لوگ جو یہاں آباد ہیں۔ اب کسی مضبوط تنظیم کی پناہ لینے کے خواہاں نظر آتے ہیں تا وہ اپنے مستقبل کو کسی حد تک محفوظ دیکھ سکیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ یہ چینی لوگ اب عیسائیت کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ آج سے چند سال پہلے یہ تصور کرنا مشکل تھا کہ یہ چینی لوگ عیسائیت یا کسی اور مذہب کو قبول کرنے کا کبھی خیال بھی کریں گے کیونکہ وہ اپنے کلچر اور اپنے مذہب سے اس حد تک وابستہ تھے کہ اس کے سوا کوئی اور چیز تصور میں لانا بھی مشکل تھا۔ اب چینیوں کے اس

(باقی صفحہ پر)

تنزانیہ اور تعدّد ازدواج

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم مولوی عبدالباسط صاحب)

گذشتہ دنوں حکومت تنزانیہ کی طرف سے بیاہ شادی کے مروجہ طریق کی اصلاح کے لئے بعض تجاویز پر مشتمل ایک قرطاس ابیض شائع کیا گیا تاکہ تمام لوگ ان تجاویز سے آگاہ ہونے کے ساتھ ساتھ ان کے متعلق اپنے خیالات و تاثرات کا اظہار کر سکیں اور پھر مناسب وقت پر پارلیمنٹ میں بحث ہو کر باقاعدہ قانون منظور کیا جائے

مذکورہ قرطاس ابیض کے شائع ہوتے ہی پریس ریڈیو اور دوسرے ہر ذریعہ سے ان تجاویز پر ایک نہ ختم ہونیوالی بحث شروع ہے۔ اس بحث میں مختلف مذاہب و خیالات رکھنے والے مرد و عورت بڑی تعداد میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ یہاں کے سب سے بڑے اخبار STANDARD میں ۱۶۹ مراسلے چھپ چکے ہیں۔ اور اخبار کے بیان کے مطابق کسی اخباری بحث کا اس ملک میں یہ ریکارڈ ہے اس بحث کے ضمن میں اس ملک میں شادی بیاہ کے متعلق بعض عجیب طریقوں اور رسوم کا تذکرہ ہوا۔ مہر کے متعلق اس ملک کا عام دستور یہ ہے کہ لڑکی کی مختلف صفات کے مدنظر شادی سے قبل ایک معقول رقم یا خاصی تعداد میں گائے بکری وغیرہ لڑکی کے والدین کو دی جاتی ہیں۔ اس رقم یا مقدار کی تعیین بالکل اسی طرح ہوتی ہے جس طرح کسی بھی اور چیز کو خریدنے کے لئے اس کا بھاؤ کیا جاتا ہے لڑکے اور اس کے اعزہ کی کوشش ہوتی ہے کہ رقم کم سے کم ہو اور لڑکی کے والدین اور رشتہ دار کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ رقم زیادہ سے زیادہ ہو۔ اس غرض سے لڑکی کے بزرگ اور لڑکا یا اس کا کوئی نمائندہ متعدد مرتبہ باہم مشورہ و تصفیہ کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ اس رقم کو یہاں بڑی بے تکلفی سے "دلہن کی قیمت" بھی کہہ دیا جاتا ہے۔ مذکورہ بحث میں اس چیز پر بڑی لے دے ہوئی اکثر لکھنے اور بولنے والوں نے اس رسم کے خلاف کہا ان کا خیال تھا کہ یہ عورت کی توہین ہے کہ اسے اس طرح بگاڑ مال کے طور پر سمجھا جائے۔ نیز یہ کہ عورت مرد کی مساوات (جس کا بالعموم بہت چرچا ہے) کے بالکل منافی ہے کہ ایک فریق دوسرے فریق کی قیمت ادا کرے۔ بعض نے اس کو غلامی کی یادگار قرار دیا۔ اور بعض نے اسے اقتصادی لوٹ قرار دیتے ہوئے ایک سوشلسٹ ملک میں ناقابل برداشت قرار دیا۔ اور یہاں تک کہہ دیا کہ یہ مال و دولت سمیٹنے کا بورژوائی طریق ہے اور اس طرح بیوی خاوند کی نظر میں عزت کا

مقام نہیں پا سکتی۔

بعض لوگ جو اس رسم کو جاری رکھنے کے حامی ہیں اور جو بالعموم بڑی عمر کے ہیں ان کے خیال میں لڑکی کے والدین سے تعلقات کے خوشگوار آغاز کے لئے اس تحفہ کی ادائیگی ضروری ہے اور یہ کہ اگر اس رسم کو ختم کر دیا جائے تو لڑکیاں زیادہ سستی اور عام ہو جائیں گی اور ان کی تھوڑی بہت قدر بھی ختم ہو جائے گی۔ اس خیال کے لوگوں نے یہ بھی کہا کہ یہ ہماری روایت ہے۔ ہم نے اپنی بیویاں خریدی تھیں ہمیں حق ہونا چاہیئے کہ اپنی لڑکیاں فروخت کر سکیں۔

اس بحث کے ضمن میں عورت مرد کی مساوات پر بھی اظہار خیال کیا گیا۔ بعض عورتوں کی طرف سے جن کے ناموں کے ساتھ ان کی تعلیمی ڈگریاں بھی درج تھیں یہاں تک کہا گیا کہ اگر مرد کو تعدد ازدواج کا حق ہے تو ہم کو بھی یہ حق ملنا چاہیئے کہ ایک سے زیادہ خاوند کر سکیں۔ عورتوں کی طرف سے بغیر کسی دلیل کے محض جذباتی رنگ میں یہ بات پیش کرنا بھی بڑا حیران کن اور تعجب انگیز تھا لیکن اس سے بھی زیادہ حیرت اس بات پر ہوئی کہ ایک عیسائی پادری نے بھی تعدد ازدواج کے خلاف لکھتے ہوئے مذکورہ غیر اخلاقی، غیر قدرتی، حیا سوز و ناقابل عمل صورت اپنے مضمون کو مدلل بنانے کے لئے پیش کی۔

عیسائی حلقوں کی طرف سے بالعموم مذکورہ تجاویز کے خلاف لکھا جا رہا ہے کیونکہ ایک تجویز اس مفہوم کی بھی پیش کی گئی ہے کہ دوسری شادی کے لئے پہلی بیوی کی اجازت ضروری ہوگی۔ عیسائی حلقوں کا ردعمل یہ ہے کہ اس طرح تو تعدد ازدواج کو قانونی حیثیت اور سرکاری سرپرستی حاصل ہو جائے گی اور لوگوں کو ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کی گنجائش مل جائے گی

مسلمانوں میں مذکورہ تجاویز بالعموم پسندیدگی کی نظر سے دیکھی گئی ہیں البتہ پہلی بیوی سے اجازت کی شرط ان کے نزدیک بھی غیر اسلامی ہے۔

اس ملک میں دوسرے کئی اور ممالک کی طرح مرد عورت بغیر کسی نکاح کے میاں بیوی کی طرح رہتے ہیں۔ اس کے متعلق بھی قرطاس ابیض میں یہ تجویز شامل کی گئی ہے کہ جو عورت و مرد اس طرح دو سال تک اکٹھے رہیں وہ قانون کی نظر میں باقاعدہ میاں بیوی سمجھے جائیں گے۔ اس تجویز پر بھی بجا طور پر تنقید ہو رہی ہے جہاں تک اس کے غیر اخلاقی یا غیر مذہبی ہونے کا تعلق ہے اس پہلو سے بہت کم لوگوں نے اس پر لکھا ہے اس کے متعلق تنقید کرنے والوں نے بالعموم یہ بات پیش کی ہے کہ اس طرح بھی تو دوسری شادی کا دروازہ کھلتا ہے۔ ایک مرد جس کی پہلی بیوی موجود ہے اگر کسی اور عورت کے ساتھ اپنا دو سالہ تعلق ثابت کر دے تو دوسری عورت بھی قانوناً اس کی بیوی بن جائے گی۔ اس کے متعلق یہ بھی لکھا گیا کہ اگر کوئی مرد ایسی عورت کو جس کے ساتھ وہ ناجائز طریق پر رہتا ہے اپنی قانونی بیوی بنانا چاہے تو وہ مثلاً دو سال سے ایک ماہ قبل اس سے الگ ہو جائے گا اور اس طرح وہ خرابی جسے دور کرنا مدنظر ہے ویسے ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برقرار رہے گی۔

مذکورہ عیسائی پادری کے مضمون پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک عیسائی رسالہ نے جو مضمون لکھا وہ دلچسپی سے پڑھا جائے گا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ عیسائی اپنے روایتی عقائد سے اکتا چکے ہیں۔ اور حالات نے اُن پر یہ بات ثابت کر دی ہے کہ اُن کے عقائد ناقابل عمل ہیں۔

عیسائی رسالہ TARGET رقم طراز ہے کہ :-

"ہم عیسائیوں کے لئے موقع ہے کہ ہم سوچیں کہ کیا ایک سے زیادہ شادیاں واقعی گناہ اور خدا کی نافرمانی ہے اور یہ کہ کیا ہمارے بزرگوں نے ایک سے زیادہ شادیاں کر کے گناہ کا ارتکاب کیا تھا؟

یہ سوالات مجھے کئی سالوں سے پریشان کر رہے ہیں کیونکہ افریقہ میں قبائلی جنگوں اور کئی دوسری وجوہ سے قابل شادی عورتوں کی تعداد مردوں کی نسبت بہت زیادہ ہو گئی ہے اور پھر یہ پہلو بھی قابل غور ہے کہ افریقین سوسائٹی میں اکیلی عورت نہ تو کوئی جائداد بنا سکتی ہے اور نہ ہی اس کے بچوں کی نگرانی و حفاظت کا کوئی انتظام ہو سکتا ہے اس کے برعکس شادی شدہ عورت خواہ دوسری تیسری یا چوتھی بیوی ہو اپنے خاوند سے محبت جائداد اور جائز بچے حاصل کرتی ہے گویا عورت کے وقار اور سکون کا انحصار شادی پر ہے۔

افریقن سوسائٹی میں تعدد ازدواج بہت سی خرابیوں کا خاتمہ کرنے کا باعث بنے گا۔ اس کے نتیجہ میں ناجائز بچوں کی پیدائش کا سلسلہ ختم ہو گا۔ غیر شادی شدہ عورتیں جو اپنی تسکین کے لئے ناجائز رستے اختیار کرتی ہیں جائز و پُرسکون زندگی بسر کر سکیں گی۔ پس تعدد ازدواج جو ہمارے بزرگوں کے وقت میں مفید تھا اب بھی معقول شرائط و نزاکت کے ساتھ مفید ثابت ہو سکتی ہے"

(TARGET NOV. 1969)

انڈونیشیا میں پادریوں کی مساعی

بقیہ ص ۶

نے رجحان کی وجہ سے عیسائی مشن جو پہلے ہی اقتصادی لحاظ سے کافی مضبوط بنیادوں پر قائم تھا اب اسے اور بھی تقویت حاصل ہو رہی ہے کیونکہ چینی قوم یہاں کی مالدار قوم ہے اور ملک کی اندرونی تجارت بیشتر ان کے ہاتھوں میں ہے۔

ان حالات کو دیکھ کر یہ اندازہ ہو سکتا ہے کہ جماعت احمدیہ کو یہاں کس قسم کے چیلنج کا سامنا ہے اور اس پر کتنی بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے

عیسائیت کے مقابلہ کا تمام تر بار آج جماعت احمدیہ کندھوں پر ہے کیونکہ وہ اس پاک مسیح کی جماعت ہے جو عیسائیت کے مقابل پر اسلام کی فتح اور اس کے غلبہ کا پیغام لے کر آیا تا اسلام کا سورج پھر مشرق و مغرب میں اپنی پوری تابانی کے ساتھ ضیا باری کرے اور نصرت اور فتح کا وہ دن قریب سے قریب تر آئے جب کہ اس دنیا کا ایک ہی مذہب ہو اور اس کو ایک ہی مطاع ہو آمین یا رب العالمین۔ خدا کرے کہ ہماری حقیر مساعی اس کی راہ میں مقبول ہو جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِسلامی زاہدانہ زندگی

سپین کی واحد سیاسی پارٹی FLANGE کے مشہور اور کثیر الاشاعت آرگن 'ARRIBA' نے اپنی ۱۴ نومبر ۱۹۶۹ء کی اشاعت میں مندرجہ بالا عنوان کے تحت ایک مختصر مضمون شائع کیا ہے۔ مضمون FELIPE XIMENZ DE SANDOVAL کے قلم سے ہے جو وزارت خارجہ سپین کے ریٹائرڈ سابق ڈپلومیٹک کور سے تعلق رکھتے ہیں۔ مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین نے اس مضمون کا ترجمہ ارسال کیا ہے جو قارئین تحریک جدید کی خدمت میں پیش ہے۔ (ادارہ)

ہمارے اس زمانہ میں زاہدانہ زندگی بسر کرنے والوں کا ملنا نہایت مشکل امر ہے تاہم کسی غیبی اور مخفی تحریک کے ماتحت مجھے اس کا علم حاصل ہو گیا۔ کچھ دن ہوئے مجھے احمدیہ مسلم مشن ہیڈ رڈ کے انچارج سے ملاقات کرنے کا اتفاق ہوا۔

احمدیہ جماعت مسلمانوں کا فرقہ ہے جو ایک نئے جوش، ولولہ اور نئے عزم کیساتھ ایک نئی روحانی زندگی کی دنیا پیش کرتا ہے دُنیا میں عالمگیر صلح و امن کا قیام اللہ تعالیٰ سے صلح اور اس کے بندوں سے صلح، عالمگیر باہمی اخوۃ، باہمی ہمدردی خلق، آپس میں محبت و پیار کی زندگی کی تبلیغ اس جماعت کا مقصد ہے۔

(سیدنا) حضرت مرزا غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اس جماعت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ۱۸۸۹ء میں رکھی۔ بانی سلسلہ احمدیہ ایک معزز اور شریف گھرانے میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے بائیبل اور قرآن کریم کے مطالعہ کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی اور ان مقدس کتب میں اپنی بعثت کے متعلق پیشگوئیاں موجود پائیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس لئے مبعوث کئے گئے ہیں کہ خدا میں اور اسکی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے محبت و

اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کریں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالیں۔ اور دینی سچائیاں جو دُنیا کی نظر سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کر دیں اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اُس کا نمونہ دکھائیں۔ خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دُعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں صرف مقال کے ذریعہ نہ محض مقال کے ذریعہ ان کی کیفیت بیان کریں یہ سب کچھ سچی عبادت اور دعا سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

آپ نے ۱۹۰۸ء میں وفات پائی اور اپنے پیچھے بے شمار لطیف تصانیف اور مخلص صحابہ کرام کی جماعت چھوڑی۔ آپ کی وفات پر ایک مشہور حاذق طبیب نے آپ کے جانشین مقرر ہوئے اُن کے بعد ان کے ایک بیٹے صاحبزادہ مرزا بشیر الدین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) خلیفہ منتخب ہوئے۔ آپ ۱۹۶۵ء میں وفات پا گئے۔ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف آپ کو روحانی علوم ہی سکھائے تھے بلکہ علوم سیاسیات و اعلیٰ علم الاخلاق سے بھی وافر حصہ عطا فرمایا تھا۔

آپ نے دُنیا کے مصائب اور دکھوں کا صحیح علاج بھی پیش کیا ہے مادی ترقی کے ساتھ روحانیت کے فقدان کی وجہ سے دنیا نہایت خطرناک تباہی و ہلاکت کے گڑھے کے کنارے پہ کھڑی ہے اس کا واحد علاج آپ یہی پیش فرماتے ہیں کہ انسان روح اور جسم کے ساتھ اپنے خالق حقیقی کی کامل اطاعت کرے اور سچی عبادت کے ساتھ اس سے سچا تعلق قائم کرے

تقسیم برصغیر پر یعنی ہندوستان و پاکستان دو آزاد حکومتیں قائم ہونے کے بعد جماعت احمدیہ کو قادیان سے نکال دیا گیا اور امام جماعت احمدیہ نے ربوہ کا مقدس مرکز قائم کیا جہاں سے جماعت احمدیہ کے موجودہ امام جو بانی سلسلہ احمدیہ کے پوتے ہیں جماعت کی رہنمائی فرما رہے ہیں۔ یہ جماعت ایشیا۔ مڈل ایسٹ، آسٹریلیا۔ براعظم افریقہ، یورپ کے سب ممالک میں ہسپانوی امریکہ میں پھیلی ہوئی ہے۔

امیر جماعت احمدیہ سپین نے کچھ گفتگو کرنے کے بعد مجھے دو نہایت قیمتی کتب بطور تحفہ پیش کیں اول اسلامی اصول کی فلاسفی۔ جو سیدنا حضرت مرزا غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی لطیف تصنیف ہے۔ جس میں قرآنی آیات کی رو سے انسان کی طبعی اخلاقی روحانی حالتوں کے متعلق تعلیم اور معارف بیان کیے گئے ہیں۔ روح کی حقیقت ترکہ شر سے تعلق رکھنے والے امور خصوصاً احسان اور عفت۔ ایصال خیر سے تعلق رکھنے والے امور امانت دیانت، اخلاص، نیکی محسن سلوک، عفو، احسان، شجاعت "یعنی بہادر وہ ہیں کہ جب لڑائی کا موقع آپڑے یا اُن پہ کوئی مصیبت آئے یا کسی بیماری میں مبتلا ہو جائیں تو بھاگتے نہیں بلکہ ثابت قدمی سے ان کا مقابلہ کرتے ہیں" سچائی "سچی گواہی کو مت چھپاؤ، جو چھپائے گا اس کا دل گنہ گار ہے۔ صبر، ہمدردی خلق

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے نزدیک جو شخص کامل روحانی درجہ حاصل کر لیتا ہے اور مجاہدہ۔ عبادت اور دعا سے اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بن جاتا ہے اس کو اس دنیا میں ہی بہشتی زندگی عطا ہو جاتی ہے۔ اس طرح اس دُنیا میں رہتے ہوئے انسان کی روحانی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔"

دوسری کتاب جس کا پہلا عنوان ہے "حقیقی امن و سلامتی کی طرف لے جانے والا راستہ" اس میں اسلام کے اقتصادی نظام کو پیش کیا گیا ہے۔ حضرت مرزا محمود احمد (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) دولت کے غلط اور ناجائز استعمال کو سختی سے منع کرتے ہیں اور مذہبی لوگوں کا فرض قرار دیتے ہیں کہ عوام کے لئے اقتصادی حالت درست کرنے کے لئے انہیں بعض افراد کے ذاتی لالچ اور خود غرضی کے دباؤ کے نیچے نہیں آنا چاہیئے۔ دولت کی تقسیم میں مساوات کا خیال نہ رکھا جانا۔ ذرائع پیداوار کی غلط تقسیم کی کے لئے حکومتوں کے نمائندوں کو خاص توجہ دینی چاہیئے اور عوام کی بھلائی بہتری کا خیال رکھنا چاہیئے اس طرح ایک طرف تو ملک کے عوام کی حالت بہتر ہو گی دوسری طرف عوام کو اخروی زندگی کے لئے بھی بیج بو کر اچھا بدلہ ملنے کا راستہ کھلا رہے گا۔

آپ قارئین کرام کو اس امر کی تنبیہ کرتے ہیں کہ لوگ مذہب کو مانتے ہوں یا مذہب کے منکر ہوں اقتصادی مقابلے اور اقتصادی رقابتیں جو ملک کے امن و امان کو تباہ کر کے رکھ دیتی ہیں انسان کے اندر حرص ایک بیماری کے طور پر لگ جاتی ہے اور دولت کو جمع کرنے کے لئے انسان اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ خواہ ہزاروں لوگ بھوکے مریں اور بے شمار تکلیفوں میں مبتلا ہوں، غربت و افلاس کا دور دورہ ہو وہ ہر وقت اس فکر میں مبتلا رہتا ہے کہ اس کا سونے چاندی کا ڈھیر دن بدن بڑھتا چلا جائے۔ پھر آپ بیان فرماتے ہیں کہ اسلام دولت کے غلط استعمال اور تقسیم سے منع کرتا ہے۔ مثلاً سیاسی اقتدار کے حصول کے لئے دولت کا استعمال آپ نے اس امر پر بھی تعجب کا اظہار کیا ہے کہ ہمارے ملک کے بعض تعلیم یافتہ لوگ بھی کمیونزم سے ہمدردی رکھتے ہیں جب کہ اسلام کی تعلیم کی رو سے سود تک لینا منع ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ نے صدقہ و خیرات کی طرف خاص توجہ دلائی ہے جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں نہایت پسندیدہ نیکی ہے اور عوام کو ترغیب دلائی ہے کہ کوشش کریں امراء زیادہ سے زیادہ دولت جمع نہ کرتے جائیں (اسلامی اصول کی فلاسفی)

پہلی کتاب کے متعلق SEVILLA کے کارڈینل لکھتے ہیں "اس کتاب میں بے شمار ایسی عبارتیں پائی جاتی ہیں جو ہمیں نیکی کا راستہ دکھاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے میں ہماری رہنمائی کرتی ہیں۔"

میرے نزدیک دوسری کتاب (اسلام کا اقتصادی نظام) سے کئی کروڑ عیسائی دنیا کو پورا پورا اتفاق کرنا چاہیئے جبکہ تباہی و بربادی جس کا ذکر کسوف و خسوف والی پیشگوئی میں بھی پایا جاتا ہے اور جس کا باعث محض مادی و ٹیکنیکل ترقی ہے خطرہ برابر بڑھ رہا ہے

ہے اس کا دارومدار سبب مادہ پرستی ہے اور اخلاقی ناسور (فسق و فجور کا ارتکاب) جو بیسویں صدی کے ساتویں دھاکہ میں بنی نوع انسان کو نگل رہا ہے ۔

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سایۂ دیوار

اشکوں سے کوئی کام نکالا نہیں جاتا
امید کو الفاظ میں ڈھالا نہیں جاتا

دیوار کے سائے میں بھی ٹھنڈک نہیں ملتی
دِل ہے کہ کسی طَور سنبھالا نہیں جاتا

کہنے کو تو ہے ظلمتِ شب ہم پہ مسلّط
آنکھوں سے مگر دل کا اجالا نہیں جاتا

رکھتے ہو عزیزو اس کو تو ہو گی نا کوئی بات
ہر درد کو یوں شوق سے پالا نہیں جاتا

میں لَوٹ تو جاؤں گا مگر اتنا تو سوچو
خود جس کو بلائیں اُسے ٹالا نہیں جاتا

کانٹے ہیں بیاباں میں ہر اک گام پہ لیکن
میں ہوں کہ مرے پاؤں کا چھالا نہیں جاتا

بُجھ جاتے ہیں مہر و مہ و انجم کے دیئے بھی
داغوں کے چراغوں کا اُجالا نہیں جاتا

کچھ لوگ ہیں دُنیا میں سکُوں کے متلاشی
کچھ وہ ہیں سکوں جن سے سنبھالا نہیں جاتا

میں شاعرِ گمنام ہوں پوچھو نہ مرا نام
ہر بزم میں یہ نام اچھالا نہیں جاتا

وارداتِ قلبی

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب
Digitized by Khilafat Library Rabwah

مَیں غریب اور بے نوا ہی سہی — خاک آلود خاکِ پا ہی سہی

کچھ تو جینے کا کیجئے ساماں — اک تبسّم کا آسرا ہی سہی

کون ہوگا رفیقِ پائے جنوں — ہمسفر آج آبلہ ہی سہی

دِل کو مرغوب درد کے نغمے — دشت میں قیس کی صدا ہی سہی

کچھ تو آیا نظر نشاں تیرا — ایک دھندلا سا نقش پا ہی سہی

ڈوبتے وقت بھی نہیں منظور — ایک تنکے کا آسرا ہی سہی

ہم نہ چھوڑیں گے اپنی راہِ وفا
چرخ شبّیر کج ادا ہی سہی

○

ابادان یونیورسٹی نائیجیریا

ابادان مغربی افریقہ میں سب شہروں سے زیادہ گنجان اور زیادہ آبادی والا شہر ہے بعض اوقات یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ ایک شہر نہیں بلکہ کئی گاؤں یا قصبوں کا مجموعہ ہے کیونکہ پرانے ابادان کی آبادی بڑھتے بڑھتے ساتھ والے دیہات کے ساتھ اس طرح مل گئی کہ گاؤں اس شہر میں مدغم ہو گئے سارے افریقہ میں قاہرہ کے بعد اس شہر کی سب سے زیادہ آبادی ہے مغربی نائیجیریا جس میں یوربا لوگ آباد ہیں (جن کا خیال ہے کہ وہ دراصل مکہ سے بھاگ کر اس علاقے میں آباد ہو گئے تھے) کا یہ دارالخلافہ ہے اور اس کے علاوہ اب ابادان یونیورسٹی بھی اس کی اہمیت میں اضافے کا باعث ہے

یہ یونیورسٹی نائیجیریا میں سب سے پہلی یونیورسٹی ہے ۱۹۴۸ء میں یونیورسٹی کالج کی حیثیت سے اس کا آغاز ہوا تھا اور یہ کالج لندن یونیورسٹی سے ملحق تھا۔ یہاں کے فارغ التحصیل طلباء کو لندن یونیورسٹی کی طرف سے ڈگری ملتی تھی۔ پہلی دفعہ جو کلاس جاری ہوئی تھی اس میں ۴۴ طلباء تھے اور اس کا آغاز ایک ملٹری ہسپتال میں کیا گیا تھا چھ سات سال تک اس عمارت میں رہنے کے بعد یونیورسٹی کالج اپنی عمارت میں جو ساڑھے تین مربع میل کے علاقہ میں پھیلی ہوئی ہے نقل مکانی کر گیا۔ ۱۹۶۲ء میں یعنی ملکی آزادی کے دو سال بعد یونیورسٹی کالج کو پوری یونیورسٹی کا درجہ دے دیا گیا اور باقاعدہ یہیں سے ڈگریاں ملنے لگیں۔

۱۹۵۶ء میں اس کے ساتھ ایک ٹیچنگ ہسپتال کا بھی آغاز کر دیا گیا تھا جس کے لئے جدید ترین آلات منگوائے گئے اور جو آجکل بہترین ہسپتالوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس کی عمارت پر ۴۵ لاکھ پونڈ کی رقم صرف ہوئی تھی اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ عمارت کس قدر شاندار ہوگی اور اس میں آلات کس کثرت سے اور کس حد تک جدید رکھے گئے ہوں گے۔ اس ٹیچنگ ہسپتال میں تحقیقاتی ادارہ بھی اس کے ایک شعبہ کے طور پر کام کرتا ہے جس کے ذریعہ ملکی ضروریات کو پورا کرنے کے نئے نئے طریق (ادویہ وغیرہ) منظر عام پر آتے رہتے ہیں۔ یہاں پانصد سے زیادہ مریض بیک وقت بتمام سہولت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

داخل کئے جا سکتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طلباء کی رہائش کے لئے چھ ہوسٹل ہیں جن میں دو ہزار کے قریب طالب علم ہمہ وقت درس و تدریس میں مصروف رہتے ہیں۔ دیگر مروجہ تعلیمی شعبوں کے ساتھ ساتھ ایک شعبہ افریقن سٹڈیز کا اور ایک شعبہ ایکسٹرا میورل سٹڈیز کا بھی ملک کی خدمت میں مصروف ہے۔

اگرچہ یونیورسٹی نے ہر شعبہ میں قابل تعریف کام کیا ہے لیکن اسکی لائبریری کی یہ کوشش کہ مغربی افریقہ اور خاص طور پہ نائیجیریا کی پرانی تاریخ کے عربی مسودوں کو اکٹھا کر کے محفوظ کر لیا جائے نہایت مستحسن ہے۔ اب علمی طبقہ میں یہ خیال مستحکم ہو رہا ہے کہ اس علاقے کی پرانی تاریخ کا بیشتر اور زیادہ مستند حصہ عربی زبان میں تحریر میں آیا ہے وہ مسودات تلاش کئے جائیں اور ان کی روشنی میں تاریخ کو دوبارہ ترتیب دیا جائے۔ چنانچہ یونیورسٹی نے حال ہی میں بعض نہایت اہم کتب شائع کی ہیں۔

نائیجیریا میں اعلیٰ تعلیم کی ضرورت کو پورا کرنے میں اس یونیورسٹی نے ایک نہایت ہی اہم کردار ادا کیا ہے۔ اب اگرچہ چار اور یونیورسٹیاں بھی معرض وجود میں آچکی ہیں لیکن ہر سال اس میں نئے داخل ہونے والے طلباء کی تعداد ایک ہزار کے لگ بھگ ہوتی ہے۔

اس یونیورسٹی کی لائبریری میں تقریباً تین ہزار مختلف النوع رسائل آتے ہیں اور کتابوں کی تعداد ایک لاکھ پچاس ہزار سے زائد ہے۔

اس کے علاوہ دیگر چار یونیورسٹیوں کے نام یہ ہیں:-

یونیورسٹی آف نائیجیریا: ڈاکٹر زک جو کسی وقت نائیجیریا کی حکومت کے سربراہ بھی تھے نے یہ یونیورسٹی قائم کی)

احمدو بیلو یونیورسٹی: الحاج سر احمدو بیلو مرحوم جو شمالی نائیجیریا کے وزیر اعلیٰ تھے ان کے نام پہ یہ یونیورسٹی قائم کی گئی۔

رفے یونیورسٹی: مغربی نائیجیریا کی حکومت کے ذریعہ قیام عمل میں آیا۔

لیگوس یونیورسٹی: فیڈرل گورنمنٹ نے لیگوس میں اس یونیورسٹی کو قائم کیا۔

ان تمام یونیورسٹیوں کے ذریعہ ملک میں اعلیٰ تعلیم کو بہت فروغ ملا ہے

اب ان یونیورسٹی میں مسلم طلباء اپنی یونین کے اجلاسوں میں مسلم عمائدین کو بلوا کر دینی اور معاشی امور پہ تقریریں کروا لیتے ہیں ہمارے مبلغین کرام کو بھی کئی دفعہ بلایا گیا ہے اور یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ یونین ہمارے مبلغین کی مخلصانہ کوششوں سے بہت متاثر ہے گذشتہ ایام میں اس یونین کو ڈیڑھ صد پونڈ کی رقم احمدیہ مشن کی طرف سے اس لئے دی گئی تھی کہ وہ دنیا بھر کے مسلمان

طلباء سے میل جول رکھ کر اپنے مستقبل کو
بہتر سے بہتر بنا سکیں۔ اللہ تعالےٰ دُنیا بھر
کے مسلمان طلباء کو صحیح رنگ میں اسلام
کی تعلیم کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق
عطا فرمائے اور ان سب کو توفیق دے
کہ وہ اسلام کی خدمت میں اپنا وقت مال
اور جان قربان کرنے کے لئے ہر لمحہ تیار
رہیں۔ حقیقتاً اسلام ہم سے ایک زندہ مانگتا
ہے اور وہ ہے اسکی راہ میں اپنی جان قربان
کر دینا۔

اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا آغاز ہو چکا ہے
اسلام کی ترقی کے دن قریب آچکے ہیں۔ اب
اسے اپنے فدائیوں کی ضرورت ہے جو ہر
طرح اس کی خدمت پر آمادہ ہوں اور اسلام
کے عَلَم کو بلند سے بلند تر لہراتے چلے جائیں
خدا کرے کہ ایسا ہی ہو،

بقیہ صفحہ ۱۹

پاکیزہ اور نیک اثر پڑ رہا ہے۔ میں دعوٰی سے کہہ
سکتا ہوں کہ ان سکولوں کی بدولت تبلیغ کے لئے
راہیں آسان ہو رہی ہیں۔ خدا کرے کہ وہ وقت
جلد تر آئے جب یہاں کے لوگ حضرت
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں
داخل ہوں۔ آمین۔ اللھم آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سادہ زندگی

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ
عنہ نے تحریک جدید جاری فرما کر نہ صرف
احمدیہ جماعت کے افراد پر بلکہ انسانیت پر ایک
بہت بڑا احسان فرمایا ہے

تحریک جدید کے ذریعہ جن امور کی طرف
توجہ دلائی گئی ہے اور زندگی کو جس ڈھب
پر ڈھالنے کی ترغیب دی گئی ہے وہ دنیا کے
ہر خطّے کے ہر فرد کے لئے کامیابی کا زینہ
ثابت ہو سکتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تحریکِ
جدید کے مطالبات نہ صرف انفرادی طور پر
کامیابی کے ضامن ہیں بلکہ قومی کامیابی کا راز بھی
انہیں باتوں میں مضمر ہے۔

ان مطالبات میں سے ایک مطالبہ
سادہ زندگی بسر کرنے کا ہے۔

اگر آپ ہم اور سب سادہ زندگی بسر کریں
تو دُنیا کی بہت سی برائیوں سے نجات
پاکر کامیابیوں سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔ اللہ
تعالےٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے کھانے پینے
اور لباس میں ہمیشہ سادگی اختیار کریں۔ آمین

سیرالیون میں احمدیہ سکولوں کی خصوصیات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم عطاء الرحیم حامد صاحب سیرالیون)

یوں تو احمدیہ مشن سیرالیون کی مساعی گذشتہ ربع صدی سے زائد عرصہ سے اب تک ہر خاص و عام میں خدمت اسلام کے لئے مشہور ہیں لیکن جب سے احمدیہ سکول کی بنیاد پڑی ہے اس وقت سے اس ملک کے لوگ احمدیہ مشن کو اور زیادہ قدر کی نگاہ سے دیکھنے لگے ہیں۔ یہاں کے مسلمانوں کی عرصہ سے خواہش تھی کہ مسلم سکول ہوں تاکہ ان کی نسلیں اسلام اور قرآن کے علوم سے مستفید ہو سکیں۔ سو سب سے پہلے احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول کی بنیاد حضرت محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں بو میں رکھی گئی اور اب یہ سلسلہ خدا کے فضل سے دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے اور اس وقت یہاں ہمارے چار سیکنڈری سکول قائم ہو چکے ہیں۔ ایک فری ٹاؤن میں، دوسرا 'بو اجیبو' میں اور تیسرا 'جورو' میں، قائم ہے فری ٹاؤن کا سکول اب معیار دوم میں شامل ہو چکا ہے جبکہ بو اجیبو اور جورو، درجہ اوّل میں ہیں۔

ہمارے سکول ویسے تو اچھی تعلیم اور خصوصاً صحیح اسلامی تعلیم کے لئے مشہور ہیں لیکن بعض خصوصیات میں ہر سکول منفرد ہے اس لئے ہر سکول کی نمایاں خصوصیات الگ الگ بیان کرتا ہوں۔

ہمارا سب سے پہلا سکول 'بو' میں آج سے نو ۹ برس قبل قائم ہوا تھا۔ اور اب 'بو' میں چوٹی کے سکولوں میں شمار ہوتا ہے ویسے تو یہ سکول ہر لحاظ سے ترقی کی منزلیں نہایت سبک رفتاری سے طے کر رہا ہے لیکن جو سب سے نمایاں خصوصیت اس سکول میں پائی جاتی ہے وہ اس سکول کی علم کیمیا کی تجربہ گاہ ہے جو نہایت ہی سلیقے سے سجائی گئی ہے اور تمام قسم کے جدید ساز و سامان سے لیس ہے اور اس قسم کی معیاری تجربہ گاہ شاید ہی کسی اور سکول میں پائی جاتی ہو کھیلوں میں بھی یہ سکول خاص اہمیت کا حامل ہے اور گزشتہ کئی سالوں سے نمایاں حیثیت کا حامل رہا ہے نیز امسال بھی سیرالیون انٹر سکول چیمپئن شپ حاصل کی ہے۔

فری ٹاؤن کا سکول اس وقت بہترین تعلیمی

خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ یہاں کا نظم و نسق اپنی مثال آپ ہے عمارت کے لحاظ سے بھی اس میں کوئی کمی نظر نہیں آتی اس وقت تک تینوں قسم کی تجربہ گاہیں (یعنی علم کیمیا، علم طبیعات اور علم الحیات) جدید اور ضروری ساز و سامان سے مزین ہو چکی ہیں۔ یہ سکول اپنی جائے وقوع کے لحاظ سے بھی بہت موزوں جگہ پر واقع ہے میں جب آج سے پونے تین برس قبل سیرالیون پہنچا تو فری ٹاؤن میں جو سب سے پہلا سکول نظر آیا وہ احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول کسی (فری ٹاؤن) تھا جس کا بورڈ نمایاں جگہ پر آویزاں تھا۔

بو اجیبو کا سکول نامساعد حالات میں ستمبر ۶۶ء میں قائم ہوا۔ ایک کرایہ کے مکان میں آغاز ہوا سکول کی نئی عمارت کی تعمیر ۱۷ اکتوبر ۶۸ء کو شروع ہوئی اور مارچ ۶۹ء میں پانچ کشادہ کمروں پر مشتمل ۱۲۸ فٹ لمبی عمارت مکمل ہو گئی اور اپریل میں طلباء نئی عمارت میں منتقل ہو گئے۔ اس طرح یہ سکول بغیر کسی بلڈنگ گرانٹ کے اپنے محدود وسائل کے ہوتے ہوئے اپنی عمارت بنانے میں کامیاب ہو گیا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا۔ الحمد للہ۔

گذشتہ ڈیڑھ سال کے عرصہ میں سکول نے کافی ترقی کی ہے اس وقت سکول کی عمارت میں دفتر اور سٹاف روم کے علاوہ چھ ہوادار کشادہ کمرے ہیں یہ سکول پہاڑ کے دامن میں واقع ہونے کی وجہ سے بہترین جائے وقوع رکھتا ہے۔ بورڈنگ ہاؤس اور سٹاف کوارٹرز بھی تعمیر ہو چکے ہیں۔ سٹاف کے لحاظ سے یہ سکول اس وقت اپنے ضلع میں بہترین سکول ہے پڑھائی کے ساتھ کھیلوں میں بھی ترقی کر رہا ہے والی بال، فٹ بال، اور اتھلیٹکس تو شروع سے ہی جاری تھیں لیکن امسال باسکٹ بال بھی جاری ہو چکی ہے احمدیہ سیکنڈری سکولوں میں یہ خصوصیت اس وقت صرف بو اجیبو کو ہی حاصل ہے اس کھیل میں طلباء خاص طور پر دلچسپی لے رہے ہیں حسن اتفاق دیکھئے کہ اس کھیل کو سکھانے کے لئے نامور ماہر فن موجود ہیں۔ ان کی کوشش اور خواہش یہ ہے کہ باسکٹ بال چیمپئن شپ بو اجیبو سکول کا طرۂ امتیاز ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا چوتھا سکول 'بورد' میں واقع ہے یہ کینما شہر سے ۱۸ میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہ سکول باوجودیکہ تمام احمدیہ سیکنڈری سکولوں سے جونیئر ہے لیکن اپنی تیز رفتار ترقی کی وجہ سے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس سکول کی عمارت اونچی جگہ پر واقع ہونے کی وجہ سے بہت خوبصورت معلوم ہوتی ہے اس وقت عمارت کے دو بلاک مکمل ہو چکے ہیں پرنسپل کے دفتر، اسٹاف روم اور خزانچی کے دفتر کے علاوہ تو کلاس روم موجود ہیں۔

اس سکول کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ یہاں پر مسجد تعمیر ہو چکی ہے جس کا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد 'نیر' نام تجویز فرمایا ہے اس میں طلباء باجماعت نماز ادا کرتے ہیں اور درس کا بھی انتظام ہے کھیلوں میں فٹ بال اور ٹیبل ٹینس وغیرہ کا انتظام موجود ہے سٹاف کوارٹرز بھی تعمیر ہو رہے ہیں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس سکول کو بھی حکومت کی طرف سے کوئی بلڈنگ گرانٹ نہیں ملی ان حالات کے ہوتے ہوئے یہ ترقی قابل رشک ہے۔ احمدیہ سکولوں کی وجہ سے سیرالیون کے عوام

باقی صفحہ پر

تحریک جدید کی خبریں

عطاء المجیب راشد

کاروان اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے فضل سے انفرادی ملاقاتوں، تقاریر اور لٹریچر کی تقسیم کے ذریعہ اسلام کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پھیلایا جا رہا ہے۔ ہر مسجد اور ہر مشن ہاؤس جو احمدیہ جماعت دنیا کے کسی بھی حصہ میں تعمیر کرتی ہے وہ ادیان باطلہ کی پسپائی اور اسلام کی پیش قدمی کی دلیل ثابت ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیش کردہ علم کلام احمدیہ جماعت کے مبلغین کے ہاتھوں میں ایک بہترین حربہ ثابت ہو رہا ہے اور اس کے ذریعہ سعید فطرت لوگوں کے لئے افہام و تفہیم آسان سے آسان تر ہو گئی ہے۔

مبلغین کے شب و روز کی ایک ہلکی سی جھلک ذیل کی سطور میں دکھائی گئی ہے۔

سیرالیون

ایک یورپین عیسائی پادری حال ہی میں لندن سے سیرالیون پہنچے۔ ان کا مقصد تھا کہ سیرالیون کے مسلمان افراد تک عیسائیت کا پیغام پہنچایا جائے یہ دوست ہماری جماعت کے مشن ہاؤس بھی گئے جہاں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مشنری انچارج نے ان کے ساتھ تبادلۂ خیالات کیا اور اسلامی تعلیمات کی افضلیت ثابت کی۔

۲۲ فروری کو بوا جے بو میں جلسہ مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ جماعت کے احباب بڑی کثرت کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئے مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کی گئیں

یوگنڈا

مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب مبلغ انچارج یوگنڈا (مشرقی افریقہ) ایک حالیہ رپورٹ میں لکھتے ہیں "مرکز سے ہمیں انگریزی اور عربی میں کافی لٹریچر آجاتا ہے لیکن ہر ملک میں اس ملک کی زبان میں لٹریچر مہیا کرنا بھی مشن کا ایک اہم فریضہ ہے اور ہماری کوشش ہے کہ کس طرح ان ممالک میں ہمارے مشن اسلامی تعلیم کے لئے مستقل مرجع بن جائیں"۔

چنانچہ اسی فریضہ کی ادائیگی کے سلسلہ میں مکرم صوفی صاحب نے متعدد کتب اور پمفلٹ مقامی زبانوں میں شائع کئے ہیں۔ لوگنڈی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ بھی کیا جا رہا ہے جس کے ساتھ مختصر تفسیری نوٹس شامل کئے جا رہے ہیں۔ یہ ترجمہ مکرم مولوی

جلال الدین نسیم صاحب ایک مقامی دوست کنرٹیو صاحب کو رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امریکہ

ہماری تبلیغ کا یہ پہلو خدا کے فضل سے نہایت خوشکن ہے کہ تعلیم یافتہ طبقہ کو اسلام کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے مکرم سید جواد علی صاحب لکھتے ہیں:۔

"۳۰ کے قریب غیر مسلم افراد برائے حصول انفارمیشن واشنگٹن مشن ہاؤس میں آئے جن سے لمبی گفتگو ہوئی۔ ان میں سے قابل ذکر واشنگٹن کی امریکن یونیورسٹی کے ایک طالب علم اور نیویارک میں کولمبیا یونیورسٹی کے ایک طالب علم تھے دو گھنٹہ تک ان سے تبادلہ خیالات ہوتا رہا دونو کو انگریزی اور عربی لٹریچر دیا گیا اسیطرح نارویں یونیورسٹی آف ورجینیا کے دو طالب علم بھی برائے حصول معلومات آئے۔ ان کو بھی گفتگو کے بعد لٹریچر دیا گیا۔ ایک امریکن دوست اپنی مصری بیوی کے ہمراہ مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔ ان سے بھی اسلام کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو ہوئی۔

سکینڈے نیویا

سویڈن، ناروے، اور ڈنمارک کو مجموعی طور پر سکینڈے نیویا کہا جاتا ہے۔ اس علاقہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت مخلص اور مستعد جماعتیں ہیں۔ ڈنمارک کے شہر کوپن ہیگن میں احمدی مستورات کے چندہ سے ایک عظیم الشان "نصرت جہاں مسجد" تعمیر ہوئی ہے جس کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔

سکینڈے نیویا میں امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ مشن کے زیر انتظام تین مقامات پر عید الاضحیہ کی نماز ادا کی گئی۔ کوپن ہیگن میں مکرم سید مسعود احمد صاحب انچارج مشن نے، سٹاک ہالم میں مکرم محمود راکسن صاحب نے اور گوٹن برگ میں مکرم عبدالرؤف خان صاحب نے نماز عید پڑھائی۔ ہمارے مشن ہاؤس کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ حیثیت حاصل ہے کہ لوگ علمی تحقیق اور تبادلہ خیالات کے لئے مشن کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ماہ فروری سے مشن میں چار تبلیغی اجلاس منعقد ہوئے جن میں غیر از جماعت احباب اور بعض غیر مسلم دوستوں نے بھی شرکت کی اور سوال و جواب میں حصہ لیا۔

پاکستانی احباب کی علمی ترقی کے لئے مسجد نصرت جہاں میں "مجلس ارشاد" قائم کی گئی ہے۔ فروری میں اس کے چار اجلاس ہوئے جن میں جماعت کے تین نوجوانوں نے تردید کفارہ، حرمت خنزیر کی وجوہات اور اسلام کی اخلاقی تعلیم کے موضوع پر مقالات پڑھے۔

مغربی جرمنی

تبلیغ اسلام کے ضمن میں جماعت احمدیہ کی عالمگیر تبلیغی مساعی کا ایک نمایاں پہلو بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر ہے جب بھی کسی ملک میں اور خاص طور پر مغربی ملک میں کوئی مسجد تعمیر ہوتی ہے تو

وہ لوگوں کی دلچسپی اور توجہ کا مرکز بن جاتی ہے۔ اور بعد ازاں اسی بات کے نتیجہ میں تبلیغ اسلام کی بے شمار راہیں کھل جاتی ہیں۔ مسجد میں منعقد ہونے والی مختلف تقاریب اس سلسلہ میں بڑی مفید ثابت ہوتی ہیں مغربی جرمنی سے مکرم قاضی نعیم الدین احمد صاحب نے اپنی رپورٹ میں ذکر کیا ہے کہ:

"جب بھی کوئی مذہبی تقریب ہوتی ہے تو فرانکفورٹ کے مسلمانوں کے دل میں "مسجد نور" کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے اور یہیں پر آکر وہ اپنی روحانی تسکین حاصل کرتے ہیں۔ یہاں پر ۱۷ فروری کو عید الاضحیہ تھی۔ اس روز چھٹی نہ تھی لیکن پھر بھی خدا کے فضل سے حاضری بہت ہی اچھی تھی۔ قریباً ۱۵۰ افراد دور و نزدیک سے عید کی نماز ادا کرنے کے لئے آئے۔ ان میں مختلف ملکوں کے لوگ شامل تھے ... ... اسی روز ٹیلیویژن کے ایک اہم پروگرام میں عید کی تقریب نشر کی گئی۔ T.V کے ذریعہ ہماری مسجد اور اسلام کی خوب اشاعت ہوئی۔ اس کے بعد بہت سے لوگ مسجد میں آئے اور انہوں نے بتایا کہ T.V پر ہم نے مسجد کی تصویر دیکھی تھی اس لئے اسلام کی طرف رغبت پیدا ہوئی۔"

خریدار اصحاب سے

اگر آپ کا چندہ ختم ہو چکا ہے تو مہربانی فرما کر اس کی تجدید فرمائیں (مینیجر ایڈیٹر)

سرزمین قادیان کا اوّلین دواخانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جسے ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

قدیمی • اوّلین • شہرہ آفاق

حب اہرا رجسٹرڈ
مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

دوائی خاص
زنانہ امراض کا واحد علاج
دو ۲ اونس کی قیمت چھ ۶ روپے

زوجام عشق
طاقت کی لاثانی دوا
قیمت ۶۰ گولی سولہ ۱۶ روپے

ہمارا اصول
صاف ستھرے اجزاء • دیانتدارانہ دواسازی
عمدہ پیکنگ • غریبانہ قیمت • مخلصانہ مشورہ

حب مفید النساء
بے قاعدگی کا بہترین علاج
پانچ روپے

نرینہ اولاد گولیاں
انعام خداوندی
قیمت فی کورس پندرہ روپے

اور
اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپ کی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں

حب مسان
سوکھے کی مجرب دوا
تین روپے

معین الصحت
تلی بھس خرابی جگر اور یرقان کا علاج
پانچ روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ / بالمقابل ایوان محمود ربوہ

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں!

بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

اور

چاندی کے خوش نما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور۔ فون نمبر ۲۶۲۳ / ۵۲۶۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بواسیر کی حیرت انگیز دوا "پائلز کیور"

استعمال کرنے کے بعد مکرم محترم جناب میجر نذیر احمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں یہ چند سطور خود بخود لکھنے پر مجبور ہوں کہ دوسرے لوگ جو میری طرح بواسیر میں مبتلا ہوں کرشمۂ قدرت اپنی آنکھوں سے دیکھیں میں بواسیر خونی سے کئی سال سے مریض تھا بہت سی دوائیاں استعمال کیں مگر فائدہ نہ ہوا۔ آخر ڈاکٹر راجہ اینڈ کمپنی سے دوا خریدی اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیماری مجھے کبھی ہوئی ہی نہ تھی دوائی کیا تھی گویا اس متعدی بیماری کے لئے ایٹم بم تھا۔" مکمل کورس ۱۰/- تفصیلی پمفلٹ بالکل مفت

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال۔ لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ

دماغی امراض

مثلاً مالیخولیا، وہم وسواس، جنون، دیوان، بے خوابی اور کمزوری دماغ کا جدید طریقہ سے کامیاب علاج۔

کرشمہ حکمت

خارش ہر قسم، دھدر، بالچر، چنبل، گنج اور لوط کا کامیاب علاج

پیٹ کے کیڑے

مثلاً کدو دانے ٹیپ اور دیگر کیڑوں کا شافی علاج

دواخانہ حکیم عبدالعزیز کھوکھر منزل غربی چک چٹھہ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

مفید اور مؤثر دوائیں

نُور کا جلا

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور تندرستی
کے لئے مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر،
آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے
بچوں عورتوں اور مردوں سب کے لئے مفید

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

تریاق اٹھرا

اسقاط حمل، بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا یا
کمزور رہنے کے لئے مفید عام گولیاں

قیمت مکمل کورس پندرہ روپے

نور نظر

اولاد نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ
کی بہترین تجویز۔

قیمت مکمل کورس پچیس روپے

سُرمہ خورشید

وصنہ، غبار، خارش، کرکرے، موتیابند اور
دیگر امراض چشم کے لئے اکسیر اور لاجواب

قیمت ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ فون نمبر ۳۸

تبلیغی رسالہ

ماہنامہ

الفرقان ربوہ

ضرور خریدیں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں:۔

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے
اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع
ہو کیونکہ اس میں تحقیق اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے
فضائل اور محاسن پر بہت اچھے پیرایہ میں بحث کی جاتی ہے"

سالانہ چندہ : چھ روپے

(مینجر الفرقان ربوہ)

روزنامہ

الفضل ربوہ

ہمارا آپ کا اور سب کا اخبار ہے

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات
کے اعتبار سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ
بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات علماء سلسلہ کے اہم مضامین بیرونی
ملکوں میں جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی اور عالمی خبریں
شائع ہوتی ہیں۔ آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں، دوسروں کو بھی مطالعہ کے
لئے دیں اس کی توسیع اشاعت جماعتی فرض ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah